مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب، جامعہ اشرفیہ لاہور، کیا فرضوں سے پہلے کی سنتوں کے لئے بھی اذان شرط ہے یا فرضوں سے پہلے کی سنتوں کے لئے وقت کا ہونا شرط ہے، مساجد میں جماعت کی نماز کے لئے اذان شرط ہے؟ کیا جماعت کے وقت سے پہلے مسجد پہنچنے والے سنتوں کے لئے اذان کا انتظار کریں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ سنتوں کی ادائیگی کے لئے اذان شرط نہیں ہے، بلکہ نماز کا وقت ہو جانا ہی کافی ہے، بس جو شخص وقت ہو جانے کے بعد اَذان سے پہلے مسجد پہنچے تو وہ وقتیہ سنتیں ادا کر سکتا ہے، اَذان کے انتظار کی ضرورت نہیں، تاہم اگر اذان کے بعد سنتیں پڑھے تو مزید فضیلت حاصل ہو گی، اِس لئے کہ حدیث میں اذان واِقامت کے درمیان نماز پڑھنے کی تاکید وارد ہے۔

١. عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بين كل أذانين صلاة لمن شاء۔ (سنن الترمذي، أبواب الصلاة / باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب ١۔٤٥)

٢. وفي الهامش: المراد بيان أن مع كل فريضة نفلا، وينبغي أن يصلي بينهما نافلة لشرف الوقت وكثرة الثواب۔ (حاشية سنن الترمذي ١۔٤٥)

٣. اتفق الفقهاء على أن الأذان إنما شرع للصلاة المفروضة ولايؤذن لصلاة غيرہا كالجنازة والوتر والعيدين وغير ذٰلک؛ لأن الأذان للأعلام بدخول وقت الصلاة والمكتوبات ہي المخصصة بأوقات معينة، والنوافل تابعة للفرائض، فجعل أذان الأصل أذانًا للتبع تقديرًا۔ (الموسوعة الفقهية ٢۔٣٧١ كويت)

٤. ولا أذان ولا إقامة في السنن۔ (بدائع الصنائع ١۔٣٧٦)والله تعالٰی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۲/جمادی الاول/۱۴۴۴ھ

17/دسمبر/2022ء

الجواب صحیح

۲۳ جمادی الاولی ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح